مدیر کے نام

عبداللہ خضر ' کراچی

ڈاکٹر انیس احمد نے طالبہ کو جو جواب دیا ہے (''تقدس کا مجروح ہونا''، جنوری ۲۰۰۱ء) وہ ایک پہلو سے تو بہت خوب ہے' لیکن کئی پہلوؤں سے تشنگی محسوس ہوتی ہے۔ ایسی کوئی تدبیر نہیں بتائی گئی کہ دوسرے فریق کو ایکسپوز کیا جائے تاکہ وہ آیندہ کسی اور کے ساتھ اس طرح کی کارروائی سے باز رہ سکے۔ یا کم سے کم یہ یقین ہی حاصل کیا جائے کہ وہ بھی تائب ہو گیا ہے۔ اس طرف بھی اشارہ کیا جانا چاہیے تھا کہ ذمہ داری سے بری وہ بزرگ اور والدین بھی نہیں ہیں جو دنیا دیکھنے کے باوجود اپنی لڑکیوں کو اس طرح کی ٹیوشن کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ہمارا وہ نظام بھی تبصرے کا موضوع بننا چاہیے تھا جس میں اس طرح کے واقعات روزافزوں ہیں اور واقع ہو جائیں تو تدارک کے لیے کوئی راستہ نہیں۔ شریعت کے احکامات جس میں اس طرح کی تنہائی کو سرے سے منع کیا گیا ہے' ان کی حکمت بھی واضح ہوتی ہے کہ جہاں شیطان تیسرا ساتھی ہو' وہاں ہر چیز ممکن ہے۔

محمد عثمان ' لاہور

''پاکستانی معاشرے کی مزاجی کیفیت'' (جنوری ۲۰۰۱ء) میں لسانی عصبیتوں کے حوالے سے یہ بیان کہ ''چھوٹے صوبوں کے عوام میں یہ بات متفق علیہ ہو گئی ہے کہ پنجاب ہم سے زیادتی کرتا رہا ہے اور مزید کر رہا ہے'' (ص ۶۴)' امر واقعہ کے خلاف ہے۔ عوام اپنے مسائل اور محرومیوں سے پریشان ضرور ہیں لیکن ایک عام آدمی محب وطن ہے' پاکستان کی سلامتی و یک جہتی کا خواہاں ہے' اور ملک میں اسلام کا نفاذ چاہتا ہے۔ وہ صوبائی عصبیتوں کو ملک کے لیے نقصان دہ سمجھتا ہے۔ اس لیے آپ کے رسالے میں ایک محدود حلقے کے تاثر کا اتنے عموم اور قطعیت سے بیان صدمے کا باعث ہوا۔ عبدالکریم عابد جیسے کہنہ مشق صحافی کا قلم محتاط ہونا چاہیے تھا۔

ڈاکٹر ایچ بی خان ' کراچی

''۶۰ سال پہلے'' (جنوری ۲۰۰۱ء) میں سید احمد شہیدؒ کی تاریخ شہادت ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ مطابق ۱۸۳۰ء درج ہوئی ہے۔ درست ۶ مئی ۱۸۳۱ء' ۲۴ ذی القعدہ ۱۲۴۶ھ ہے (اردو دائرہ معارف اسلامی ' جلد ۲' جامعہ پنجاب' لاہور' ۱۹۶۶ء' ص ۱۴۱)۔ غالباً صاحب کتاب سے سہو ہوا ہے لیکن علمی اور تاریخی اعتبار سے اس کی اصلاح بہت اہم اور ضروری ہے۔

مقصود احمد ' لاہور

ماہنامہ ترجمان القرآن کا صرف اہلِ زبان ہی مطالعہ نہیں کرتے بلکہ کم پڑھے لکھے بھی اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس لیے اسے معیاری ہونے کے ساتھ ساتھ عام فہم بھی ہونا چاہیے۔ ''ذکر صدقے کی فضیلت کا'' (جنوری ۲۰۰۱ء) عام فہم معلوم نہیں ہوتا' مثلاً ''اللہ کے احسان کی کچھ نہایت نہیں ہے'' (ص ۲۶)۔ اسی طرح اسی صفحے پر حدیث کا ترجمہ دیکھیے: ''عذاب کی گئی عورت ایک بلی کے پیچھے کہ اس کو باندھ کر رکھا یہاں تک کہ بھوک سے مرگئی''۔ کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ بلی مرگئی یا عورت۔ تجویز ہے کہ انفارمیشن ٹکنالوجی سے متعلق بھی مضامین شائع کیے جانے چاہییں۔